ایگزیکٹو کمیٹی نے ایم ای سی سی کے جنرل سیکرٹری کو ہدایت کی کہ وہ دنیا بھر کے چرچوں اور عیسائی تنظیموں کو مشرقِ وسطیٰ کے چرچوں کے نقطۂ نظر کی جانب متوجّہ کریں اور عیسائی عقیدے کی اس نئی غلط نمائندگی کے خلاف ان کا تعاون حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ چرچوں کے نام اپنے 7 مارچ 1988ء کے خط میں جنرل سیکرٹری نے لکھا۔

"مشرقِ وسطیٰ میں جہاں مذہب، عوام اور اقوام کے درمیان مستقبل کے تعلقات کے تعین میں اہم کردار ادا کرتا ہے ان گمراہ کن اور متعصبانہ "مسیحی صہیونی" نظریات کی کوئی گنجائش نہیں ہے جو عیسائی عقیدے کی خطرناک حد تک بگڑی ہوئی صورتیں ہیں۔ عیسائی جہاں کہیں بھی ہیں ان کو چاہیے کہ وہ خدا کی مخلوق پر کچھ مخصوص لوگوں کی برتری کے نظریات کو مسترد کردیں۔ اس قسم کے رجحانات یہودیوں کے لیے بھی ضرر رساں ہیں۔ جو امتیازی روّیوں سے اپنے آپ کو آزاد کرنے اور ان فلسطینیوں کے ساتھ برابری کے جذبے سے سرشار ہوسکتے ہیں۔ جن کے ساتھ وہ مقدس سرزمین میں خدائی انصاف اور امن کے ساتھ رہنے کی توقع رکھتے ہیں۔

مسیحی صہیونیوں کے لیے ریاست اسرائیل اور اس کی پالیسیاں ہر قسم کے انسانی قاعدوں سے ماوراہونے کا استحقاق رکھتی ہیں۔ آئی سی ای جے کے زیرِ اہتمام مسیحی صہیونیوں کی پہلی اور دوسری کانگریسوں کے اعلامیوں سے عیسائی عقیدے اور بائیبل کی تعبیر سے اہم انحراف کا پتہ چلتا ہے ان میں اس امر کی توثیق کی گئی ہے کہ "یہودی توریت کی بنیاد پر جو یہ "تسامریہ" (یعنی مغربی کنارہ - ایڈیٹر) اور غزہ سمیت اسرائیل کی تمام سرزمین میں آزادی کے ساتھ رہنے کا حق رکھتے ہیں۔ اسی سے یہ بات نکلتی ہے کہ فلسطینی خواہ وہ مسلمان ہوں یا عیسائی اس سرزمین میں کم حقوق کے مالک ہیں اور انہیں ان کے آباؤاجداد کی سرزمین سے نکالا بھی جاسکتا ہے۔

مسیحی صیہونیت علاقے میں بیرونی مداخلت کی تازہ ترین مثال ہے

مشرقِ وسطیٰ میں ایک کروڑ 20 لاکھ سے زائد عیسائی رہتے ہیں۔ ان کی اکثریت قدیم اورینٹل اور مشرقی آرتھوڈوکس چرچوں سے تعلق رکھتی ہے۔ وہ کیتھولک، اینگلیکن اور قومی پروٹسٹنٹ چرچوں کے ساتھ مل کر چرچ کے اتحاد کی تلاش میں ہیں۔ جس کے لیے یسوع نے ان کے "ایک" ہونے کی دعا کی تھی (یوحنا 17:21) یہ لوگ ایسے خطّے میں یسوع مسیح کی تعلیمات کی شہادت دے رہے ہیں جو تشدّد، اقتصادی مشکلات اور برق رفتار سماجی تبدیلیوں سے بری طرح

دوچار ہیں وہ اس بات کی توقع رکھتے ہیں کہ علاقے سے باہر کے عیسائی ان کی زندگی، مشن اور خدمات میں خصوصی حیثیت کا احترام کریں گے۔ مسیحی صیہونیت علاقے میں بیرونی مداخلت کی تازہ ترین مثال ہے۔ یروشلم میں انٹرنیشنل کرسچین ایمبیسی، مشرقِ وسطیٰ کے چرچوں کے وجود کو تسلیم نہیں کرتی۔ وہ انہیں روحانی طور پر مردہ خیال کرتی ہے۔

مسیحی صہیونی پروگرام، جدید سیاسی صیہونیت کے ساتھ سربلند ہو کے عیسائیوں کے سامنے ایک ایسا عالمی منظر پیش کرتا ہے جہاں مقدّس تعلیمات کامیابی و کامرانی کے نظریہ اور عسکریت کے طور پر پہچانا جاتا ہے۔ یہ پروگرام ایسے واقعات پر زور دیتا ہے جو آج کی دنیا میں یسوع کی محبت اور انصاف کے نظریے کے مطابق رہنے کے بجائے تاریخ کے خاتمے کی طرف راہنمائی کرتے ہیں۔

یہ ذمہ داری مشرقِ وسطیٰ کے چرچوں پر عائد ہوتی ہے کہ وہ اس علاقے میں مغربی مداخلت کا تدارک کریں۔ جو مسلم غلبے والی اس دنیا میں اس طویل تاریخ کو سبوتاژ کر رہی ہے۔ جو شہادت اور عقیدے کے ساتھ وابستگی پر نہیں ہے۔ تاہم مغربی چرچوں کو مسیحی صیہونیت کے سلسلے میں اپنی ذمہ داری کا اعتراف کرنا چاہیے اور انہیں یسوع مسیح کی مقدّس تعلیمات کی صحیح تفسیر اور ان معاشروں میں عیسائیوں کے اصلی کردار کو متعارف کرانے میں مشرقِ وسطیٰ کے عیسائیوں کا ساتھ دینا چاہیے۔ چنانچہ ہم تمام متعلقہ عیسائیوں کو پرزور اصرار سے کہتے ہیں کہ وہ "مسیحی صیہونیت" یکسر مسترد کرنے میں ان کے ساتھ بھرپور تعاون کریں۔ مسیحی صیہونیت کی جانب سے مقدّس صحائف کی ملحدانہ توضیح مشرقِ وسطیٰ میں عیسائی چرچوں کے وجود اور شہادت کے سراسر منفی ہے۔

"افواج، ریڈیو گاسپل سنتی ہیں"

خلیج کے علاقے میں انگریزی بولنے والے سپاہی مقدّس تعلیمات کے پروگرام سن سکتے ہیں۔ جو کوسٹوایکوے ڈور سے ایچ سی جے بی عیسائی ریڈیو سے شارٹ ویو پر ایک گھنٹے تک نشر کیے جاتے ہیں۔ یہ نشریات مشرقِ وسطیٰ کے متعدد ملکوں میں سنی جاسکتی ہیں۔ ان کا ہدف یا تو وہ لوگ ہیں جو اس علاقے میں ایک طویل مدت سے رہائش پذیر ہیں یا پھر غیر ملکی مسلح افواج کے ارکان۔ ریڈیو سے عربی زبان میں بھی پروگرام نشر ہوتے ہیں۔ سروس ڈائریکٹر جان ایڈمسٹر